رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۲

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ

الحکم

پھیلا دست ہمت میں نور فضل ہے
مثل ہی کہ ہمت کا حامی خدا ہے

عام قیمت پانچ روپے

ایڈیٹر۔ شیخ یعقوب علیؓ ۔ تراب احمدی

جلد ۲۱ | قادیان۔ دارالامان مورخہ ۲۱ و ۲۸ ستمبر ۱۹۱۸ء سنہ ۶ | نمبر ۳۱ و ۳۲

اطلاع

عید کی تقریب اور چھاپنے والے عملہ پر موسمی بخار کے حملے کی وجہ سے ۲۱ اور ۲۸ ستمبر کا اخبار یکجا شایع ہو رہے ہیں اور اس کے لئے بھی بڑی محنت اور دقت کا سامنا ہوا۔ موسمی بخار اس مرتبہ ہر جگہ کثرت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہر قسم کی بیماریوں اور آفتوں سے اپنی درماندہ مخلوق کو نجات دے۔ آمین (ایڈیٹر)

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پورے طور پر صاف نہیں۔ کوئی نہ کوئی شکایت ناسازی طبیعت کی چلی جاتی ہے۔ عام طور پر آپ کی صحت الحمد للہ اچھی ہے +

(۲) آپ نے ان ایام میں مولوی محمد علی صاحب کی ایک کھلی چٹھی کا جواب لکھا ہے۔ جو بہت جلد انشاء اللہ العزیز شایع ہو جائیگا۔ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے قیام شملہ میں یہ چٹھی لکھکر جماعت احمدیہ کے افراد میں بکثرت شایع کی ہے اور اس پر انہیں شکایت ہے کہ انکا لٹریچر پڑھنے نہیں دیا جاتا۔ بہرحال اس چٹھی کا جواب یقین ہے۔ بہت سے سعادت مندوں کو فائدہ پہنچائیگا +

(۳) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ جماعت کی تعلیمی اور تبلیغی ضروریات اور نظام جماعت کی اصلاح و فلاح کے لئے ایک عملی سکیم جاری کرنے والے ہیں +

(۴) صدر انجمن کے آنیوالے اجلاس میں ۲۰-۱۹۱۹ء کا بجٹ پیش ہونیوالا ہے +

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی مالک ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر شایع ہوا +

خطبات محمود

حضرت اولوالعزم کے خطبات عام طور پر معزز ہم عصر الفضل میں شایع ہوتے ہیں اگرچہ ہر خطبہ آپ کا وقتی ضرورت پر ہوتا ہے اور وہ اہم ہی ہوتا ہے۔ تاہم آج تک میں نے یہ التزام رکھا ہے کہ بعض خاص خطبات کا ماحصل و مغز اپنے الفاظ میں بطور ایک آرٹیکل کے درج کر دیا اور جسکو زیادہ وسعت سے ہی بیان کرنا مقصود ہوا۔ اُسے ہم عصر الفضل سے لیکر شایع کر دیا حضرت محمود کے ایک ادنیٰ خادم (جسکو یہ فخر رہا کہ

اک نبی زادہ کا ہمنام ہوں میں)

خاکسار الحکم کے خلف الرشید نے بطور خود بعض خطبات کو نوٹ کرنا شروع کیا ہے یہ اسکے اپنے ذاتی شوق کی بات ہے۔ ان میں سے بعض خطبات جو مجھے میسر آسکیں گے۔ ناظرین الحکم کے لئے درج ہو جایا کریں گے۔ محمود احمد کی زندگی اس کی پیدایش کے ساتھ ہی میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کی تھی اور خدا کا احسان ہے کہ اس نے عاقل بالغ ہو کر اپنی زندگی کو حضرت خلیفہ ثانی کے حضور پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماوے آمین۔ یہ خطبات جو محمود نے نوٹ کئے ہیں۔ وہ اصل اپنی یادداشت کے لئے ہیں اور ابھی وہ اس قدر تیز نویس بھی نہیں جو حضرت کے مواج کلام کو پورے طور پر قلمبند کر سکے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک زود نویس سے زود نویس کے لئے بھی بآسانی ممکن نہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ بعض جملے رہ گئے ہوں لیکن یہ یقین ہے کہ اکثر حصہ ان میں آگیا ہے میں اپنے مخلص احباب اور عام قارئین الحکم سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس خادم زادہ کے لئے خاص دعا کریں کہ وہ خدمت سلسلہ کی توفیق کامل پا سکے۔ آمین۔ ایڈیٹر +

عید اضحیٰ کا خطبہ

جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی عیدگاہ میں ۱۷ ستمبر ۱۹۱۸ء کو عید اضحیٰ کی نماز کے بعد ایک مجمع کثیر میں پڑھا۔ (ایڈیٹر) +

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ نحمدہٗ ونستعینہ و نستغفرہٗ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدی اللہ فلا مضل لہٗ ومن یضللہ فلا ھادی لہٗ۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قل مایعبؤا بکم ربی لولا دعاءکم فقد کذبتم فسوف یکون لزاما۔ (فرقان) +

ہر کامیابی اور ترقی کے لئے قربانی ضروری ہے

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ ہمیشہ کسی جماعت کی ترقی اور اس کی بلندی کے لئے کچھ قربانیاں چاہتا ہے کبھی کوئی جماعت ایسی نہ ملیگی کہ بغیر قربانی کے اسکو ترقی ملی ہو اور نہ کوئی خاندان ایسا ملیگا۔ اور نہ کوئی انسان ہی ایسا ملیگا جس نے بغیر قربانیاں کرنے کے ترقی کی ہو۔ کچھ نہ کچھ قربانی اس کو کرنی پڑتی ہے۔ جب تک قربانی نہ کرے کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ پس جو شخص کچھ حاصل کرنا چاہے اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ تیار ہو جائے کہ اس کے راستے میں جسقدر قربانیاں ہوں کرے اور انکے لئے اس کے دل میں جھجک پیدا نہ ہو۔ ورنہ اسکی امید نا امیدی سے بدل جائیگی اور اس کی خوشی غم آلود ہو جائیگی +

دنیا میں قربانی کا سلسلہ جاری ہے

ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ چھوٹی چھوٹی چیزیں بڑی

چیزوں پر قربان ہو رہے ہیں۔ غلہ ہے کروڑوں کروڑ من انسانوں کے پیٹ کی بھینٹ ہو جاتا ہے۔ کروڑوں کروڑ من بھوسا جانوروں کے پیٹوں کے لئے ہم قربان کر رہے ہیں +

آریہ ہون کرتے ہیں اور کچھ چیزیں آگ میں ڈالتے ہیں۔ وہ تو باہر جلاتے ہیں۔ انسان کے اندر خود ایک بھٹی لگی ہوئی ہے جو کہ ہزاروں من چیزوں کو بھسم کر دیتی ہے +

غرض ہر چھوٹی چیز بڑی چیز پر قربان ہو رہی ہے۔ ایک بڑا آدمی ہے کئی آدمی اسکی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور اپنا وقت خرچ کر رہے ہیں حتی کہ بعض انسانوں کے لئے ہزاروں لاکھوں آدمیوں کو کام میں لگایا ہوا ہے +

اسی طرح بعض انسانوں کی خاطر ہزاروں لاکھوں جوانوں کو مارا جاتا ہے۔ ایک قیمتی جرنیل کے لئے ہزاروں جوانوں کو بھسم کر کے اس کو بچایا جاتا ہے بلکہ اس کو فخر سمجھا جاتا ہے۔ اور جو لوگ اس طرح سے بچاتے ہیں پھر وہ فخر کرتے ہیں۔ دنیا کی تاریخیں اس بات کی شاہد ہیں کہ کس طرح چھوٹی چیزیں بڑی چیزوں کو بچاتی ہیں۔ دینی تاریخ بھی اس پر شاہد ہیں +

قربانیوں کے سلسلہ پر تاریخی شہادتیں

دنیاوی تاریخ میں ہمایوں اور شیر شاہ کا واقعہ لکھا ہے ہمایوں کا ایک جرنیل جب پکڑا گیا تو اسکا ایک غلام بیچ میں آگیا۔ اس نے کہا یہ بیرم خان نہیں میں ہوں بیرم خان نے کہا میں ہوں۔ غلام نے اس کے اس قول پر جھڑک دیا اور کہا کہ یہ میری جان بچانے کی خاطر کرتا ہے۔ وہ جرنیل سمجھے تو انہوں نے غلام کو قتل کر ڈالا۔ اور اسکو چھوڑ دیا۔ اگرچہ اس نے جھوٹ بولکر اسکی جان بچائی۔ مگر پھر بھی وفاداری قابل تعریف ہے یہ تو ایک جان ہے مگر بعض جگہ ہزاروں لاکھوں جانیں تباہ کی جاتی ہیں اور ایک جان بچائی جاتی ہے۔ ایک اور شخص گزرا ہے اسکا نام نپولین تھا وہ جزیرہ کارسیکا کا رہنے والا تھا۔ اور فرانس میں تعلیم کی غرض سے آیا تھا۔ پہلے وہاں لوگ تعلیم کی غرض سے جاتے تھے۔ جیسے اب انگریزی کی تعلیم کے لئے یورپ چلے جاتے ہیں۔ مگر اس نے ایسی ترقی کی کہ آخر کو وہ فرانس کا بادشاہ ہو گیا۔ اسکی آخری جنگ واٹرلو کا واقعہ ہے کہ ایک موقعہ پر اس کے پاس کمک آنی بند ہو گئی اور گولہ بارود ختم ہو گیا اتنے میں اس نے دیکھا کہ ایک فوج آئی ہے۔ اس نے خیال کیا کہ یہ اسکی فوج ہے۔ مگر جب اس نے اپنے جاسوسوں کی معرفت دریافت کروایا تو معلوم ہوا کہ جرمن چالیس ہزار سپاہی ہیں اُنہوں نے انکا مقابلہ شروع کیا۔ ایک جرنیل کا قول ہے کہ بڑی شدید جنگ ہو رہی تھی کہ ہمارا گولہ بارود ختم ہو گیا نپولین کو جرنیل آ آ کر کہتے تھے کہ آپ یہاں سے چلے جاویں مگر وہ کہتا تھا کہ جس جگہ کے لئے میں اپنے سپاہیوں کو لایا ہوں وہاں سے نہیں ہٹ سکتا۔ انہوں نے بہت کہا آخر گولہ بارود بالکل ختم ہو گیا اور سپاہی بھی وہاں سے نہ جاتے تھے اس لئے نپولین ہٹنے کا نام نہ لیتا تھا۔ آخر باڈی گارڈ کے آدمی ایک ایک کر کے مرنے لگ گئے تب تو دو سپاہیوں نے اسکو پکڑ کر گھوڑے پر بٹھا دیا اور گھوڑے کو مار کر دوڑا دیا۔ اور بعد میں خود بھی چلے گئے۔ غرض بہت بڑی قربانیاں تاریخ سے معلوم ہوتی ہیں۔ جب آدمی کے لئے ایسی قربانیاں ہیں تو جو چیزیں آدمی سے بھی بڑی ہیں۔ انکے لئے جتنی بھی قربانیاں کی جاویں کم ہیں +

انسان سے بڑھکر قیمتی اشیاء حق اور صداقت ہیں

وہ چیزیں۔ **حق۔ صداقت۔ راستی** اللہ تعالیٰ کی رضا۔ اللہ تعالیٰ کی **محبت** ہیں + موسیٰ کیوں بڑے تھے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل تھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیوں بڑے تھے۔ اس لئے کہ اللہ کی رضا حاصل تھی۔ موسیٰ کو بڑائی اپنی ذات سے حاصل نہ تھی۔ بلکہ خدا کی رضا کی وجہ سے۔ ابراہیم کی بڑائی بھی اپنی ذات کی وجہ سے نہ تھی۔ بلکہ خدا کی رضا کی وجہ سے تھی حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت بھی اپنی ذات کی وجہ سے نہ تھی بلکہ خدا کی رضا کی وجہ سے تھی صحابہ کتنے بڑے تھے مگر حق کی حفاظت کے لئے میدان جنگ میں چلے جاتے تھے اس لئے کہ حق کی حفاظت کیجاوے اور خدا کے کلام کی حفاظت کی جاوے اسکی

کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم الشان انسان کو بھی
قربانی کے لئے بھیج دیا جاتا تھا ◆

پس حق کے لئے جو کچھ بھی قربانی کی جاوے وہ بڑی بات نہیں
قانون قدرت بھی ہم کو یہی بتاتا ہے کہ اگر بڑے درخت کے نیچے چھوٹا
پودا لگادو۔ قانون قدرت بتاتا ہے کہ بڑا درخت اسکو سکھا دیگا اور
اس کی غذا چوس لیگا۔ دنیا میں کوئی انسان اس قسم کا نہ ملیگا جو ہمیشہ
اس دنیا میں رہنے والا ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا انسان
جو کہ سید ولد آدم تھا جس کے لئے فرمایا ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی اس کی محبت سے خدا کی محبوبیت
حاصل ہوتی ہے۔ اس **شان عظیم** کا انسان بھی آخر فوت ہو جاتا ہے وہ
جسکی وفات آپ کی جماعت صحابہ کے لئے دنیا میں تاریکی پیدا کردینے
والی تھی اور حضرت عمر جیسے جلیل الشان نے تلوار ہاتھ میں لے لی کہ جو
کوئی کہیگا کہ آپنے وفات پائی ہے۔ اس کا سر اُڑا دونگا۔ وہ آپکے ساتھ
محبت کا ایک تقاضا تھا صحابہ کو جو درد اور کوفت آپ کی وفات پر
پہنچی اسکا اندازہ حسان بن ثابت کے کلام سے ہوتا ہے وہ کہتے ہیں :-

کنت السواد لناظری - فعمی علیک الناظر
من کان بعدک فلیمت - فعلیک کنت احاذر

تیری موت ہی کا ڈر تھا۔ اب اگر تو ہی مرگیا تو اب ہمکو کسی کی موت کی کیا پرواہ
ہے۔ جب محمد رسول اللہ جیسا انسان فوت ہوگیا تو اور کون ہے جو رہے گا۔
نہیں موت آئے گی اور ضرور آئے گی۔ پس مبارک ہے وہ جو کہ اپنے آپکو
قیمتی کام کیلئے قربان کر دیتا ہے ◆

سیب تو درخت میں لگا ہوا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ سیب جو انسان کے پیٹ
میں چلا گیا۔ اور انسان ہوگیا لیکن وہ سیب کیا ہے جسکو کیڑا لگ گیا اور
سڑ کر ضائع ہوگیا۔ پس وہ سیب کیسا مبارک ہے جسکو انسان کھالے اور
پھر کیسا افضل اور مبارک ہے وہ سیب جو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کھایا۔ کیسا افضل ہے وہ دانہ جو کہ آپ نے کھایا اور وہ
آپکا جزو بن گیا اور اس طرح سے خدا کی عبادت میں جا لگا [illegible]

جسکو کیڑا لگ گیا ◆

> جبکہ فنا لازم ہے تو اپنی زندگی کو نتیجہ خیز بناؤ

پس جبکہ ہر ایک چیز کو فنا لگی ہوئی ہے انسان کو ضروری
ہے کہ وہ اپنی زندگی کو کسی ایسے طریق سے خرچ
کرے جس سے کوئی نتیجہ پیدا ہو۔ انسان کے لئے ایسے مدارج رکھے
ہیں۔ اگر انسان سوچے تو حیران ہو جاوے۔ انسان اگر سوچے
کہ کیسے پیدا ہوا کچھ چنے کچھ ماش کچھ چاول کچھ گیہوں وغیرہ اسکے باپ نے
کھایا۔ اس کا خلاصہ بنا۔ پھر اس خلاصے سے یہ بنا۔ بڑھتے بڑھتے
پھر خدا کا اسپر فرمان نازل ہوتا ہے۔ جب یہ اس کی مان لیتا ہے تو ایسا
ہو جاتا ہے جس کے لئے خدا فرماتا ہے۔ ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ کبھی تو یہ چنے ہیں اور کبھی ماش میں نظر آتا
اور دوسری طرف یہ ایسی ترقی کرتا ہے کہ ازلی ابدی خدا کا عاشق ہو جاتا
ہے۔ گویا یہ قربانی انسانکو ترقی دیتی ہے۔ آدمی اس سے کندن بنکر نکلتا
ہے۔ بکرے کے متعلق اگر فرض کر لیں کہ وہ بظاہر ہلاک ہو جاتا ہے تو
جب انسان اسے کھالیتا ہے تو آخر وہ بھی انسان کا جزو ہی بنجاتا ہے
انسان بھی آخر مرتا ہی ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ اسکو مفید اور بہتر بنایا
جاوے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے والعصر ان الانسان لفی خسر
اس قدر اس کی زندگی میں تغیر پیدا ہوتا ہے کہ ارذل العمر کو پہنچ جاتا
ہے۔ ایک وقت ہوتا ہے کہ معلم ہوتا ہے۔ اور دوسرے وقت اس کو
کوئی متعلم بھی نہیں بناتا۔ ایک وقت آقا ہوتا ہے۔ دوسرے وقت غلامی
کے لئے بھی کوئی نہیں لیتا ◆

ایک بادشاہ ہے لیکن ارذل العمر کو پہنچکر فالج گرا ہوا ہے۔ ایک بہادر
جرنیل ہے اور اسکو ارذل العمر میں فالج گرا ہوا ہے۔ کیا کوئی نبی بھی ایسا
گرا ہے پس انسان جب اپنے آپ کو خدا کیلئے فنا کر دے۔ تو کوئی چیز بھی
فنا نہیں کر سکتی بلکہ اسکو فنا کرنے والی فنا کر دی جاتی ہے۔ یہ ایک
آیت جو میں نے پڑھی ہے ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاءکم فقد
کذبتم۔ یہ حضرت صاحب کو بھی الہام ہوئی ہے۔ آپ نے دیکھا
کہ ہزاروں کی تعداد میں [illegible] گرائی ہوئی تھیں اور قصابوں [illegible]

کھڑے ہیں۔ وہ آسمان کی طرف دیکھ رہی ہیں۔ تاکہ کوئی حکم ملے۔ اتنے میں حضرت صاحب نکلے اور آپنے یہ پڑھا قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاءکم اور وہ بھیڑیں بڑی بیدردی سے ذبح کر دی گئیں یہ آپ کے دشمن مکذب اور خدا کے نافرمان تھے جو آپ کو دکھائے گئے اور آپ کی خاطر ذبح کئے گئے۔ موسیٰ کے مقابل فرعون آتا ہے۔ اور موسیٰ کو فنا کرنا چاہتا ہے۔ مگر اپنے تمام لشکر کے ساتھ تباہ ہو جاتا ہے۔

نوح کی خاطر سے تمام لوگ تباہ کر دئے جاتے ہیں۔ مجھے تعجب آتا ہے کہ فرعون ہامان کو کہتا ہے کہ ایک محل بنا تا کہ میں خدا کو دیکھوں اور وہ موسیٰ سے تمسخر کرتا ہے۔ موسیٰ جس نے اپنے آپ کو خدا کے لئے قربان کر دیا تھا۔ خدا نے اس کی طرف سے کہا۔ کہ آ۔ تو اوپر کہاں جاتا ہے۔ تو نیچے آ تجھکو میں اپنا جلال دکھاؤں۔ تو اگر اوپر محل بنوائیگا تو پھر تو بھی اوپر آئیگا۔ نبی کریم کے لئے عرب کو تہ تیغ کر دیا گیا۔ یاد رکھو دو آگیں ہیں ایک آگ میں جلکر تو آدمی تباہ ہو جاتا ہے لیکن ایک آگ میں جل کر نئی زندگی پا لیتا ہے۔ مال انسان کا تباہ ہو جاتا ہے۔ کچھ جلکر ضائع ہو جاتا ہے یا گھاٹوں سے چلا جاتا ہے۔ اسی طرح بال بچوں عزیزوں کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ یا باپ مر جاتا ہے۔ یا وہ مر جاتے ہیں اور چھوٹ جاتے ہیں۔ پس جب ہر ایک چیز چھوٹ جاتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ آدمی اسکو خدا کے لئے نہ لگا رکھے۔

اس لئے خدا فرماتا ہے قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاءکم حضرت کو ان بھیڑوں کے متعلق الہام ہوا کہ تم گوہ کھانے والی بھیڑیں ہو۔ اور ہمارا مقابلہ کرتی ہو۔ اسی طرح انسان سے کہا تم ایک نطفہ سے چلتے ہو۔ ایک مٹی کے کھلونے کو جبکہ توڑ دیا جاتا ہے۔ ایک بچے کو درد ہوتا ہے۔ مگر خدا کیا پرواہ کرتا ہے وہ اس کھلونے کے ٹوٹنے کے برابر بھی تکلیف محسوس نہیں کرتا۔ خدا نے تمکو ایک غرض کے لئے پیدا کیا ہے۔ تمہارا زندہ رہنا مال پیدا کرنا خدا کے فائدے کے لئے نہیں اور نہ تم خدا کا کچھ بگاڑ سکتے ہو۔ مثلاً نمتہ اول میں ایک دفعہ یہ سوال اٹھا کہ خلیفہ انجمن کے ماتحت ہو یا انجمن خلیفہ کے ماتحت

میں طبعاً اس طرف راغب تھا کہ انجمن خلیفہ کے ماتحت ہو مگر زبان سے کچھ نہ کہتا تھا۔ اسی لئے میں نے دعا کی کہ مولیٰ کسی رویا یا الہام کے ذریعہ کھول دے مگر مجھکو کوئی پتہ نہ لگا تو میرا کرب حد سے زیادہ بڑھ گیا۔ چوبیس گھنٹے کا وقفہ جواب میں رہ گیا تھا۔ تب میں نے خیال کیا کہ اب میں اس مجلس میں نہیں جاؤنگا۔ جب میرا کرب اس حالت کو پہنچ گیا۔ تب مجھکو الہام ہوا قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاءکم یعنی تم یورپ کی تقلید کر کے اور اپنی عقلوں کے پیچھے چل کر کامیابی حاصل نہیں کر سکتے تو اسپر میرا شرح صدر ہوا اور میں نے مولوی صاحب کو اپنی رائے لکھکر دیدی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی بتلاتا تھا۔ آج بھی بتلاتا ہے۔ آج خدا نے انسان کی ہلاکت کے نئے سامان پیدا کر دئے ہیں۔ خود انسان نے اپنے ہلاک کرنے کیلئے نئے سامان بنائے ہیں۔ اسوقت زرہ تلوار کے حملے سے بچا سکتی تھی مگر آج توپ کے گولہ سے نہیں بچا سکتی۔ اسوقت نیزہ ڈھال سے روکا جا سکتا تھا۔ مگر آج کی مشین گنیں ڈھالوں سے نہیں روکی جا سکتی بیسیوں قسم کی بیماریاں نکل آئی ہیں اور ساتھ ہی علاج بھی پیدا ہو گئے ہیں طاعون آئی تو ٹیکہ بھی نکل آیا۔ وہ ٹیکہ نہیں جو بمبئی میں بنتا ہے۔ بلکہ وہ قادیان میں تیار ہوتا ہے۔ پس میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے اعمال کو مفید بناؤ۔

بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے بہت سی قربانیاں کیں مگر بعض نے ایک کی۔ مگر ثواب زیادہ لیا۔ ایک صحابیہ عورت کا واقعہ ہے اسنے ایک جنگ میں ایک شخص سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلعم کا کیا حال ہے تو اس نے جواب میں کہا کہ تیرا باپ مارا گیا۔ اس نے کہا کہ میں تو رسول کریم کے متعلق دریافت کرتی ہوں۔ اس نے کہا کہ تیرا بھائی بھی مارا گیا۔ اس طرح اس کے پھر سوال کرنے پر اس نے کہا کہ تیرا خاوند بھی مارا گیا۔ اس نے پھر بھی سوال کیا لیکن جب اُسے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تو وہ نہایت ہی مسرت سے شکر کرنے لگی۔ اس نے تین قربانیاں کیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ بھی قربانی

تھیں لیکن ابراہیم کی قربانی کوئی اور ہی چیز تھی - اور بھی قربانیاں تھیں مثلاً عبداللہ ابن ابی سلول کے بیٹے نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ میرا باپ واجب القتل ہے - اس کو میں خود قتل کردونگا - نبی کریم نے قتل کروایا نہ - یہ اور بات ہے مگر وہ تو اسوقت قتل کے لئے طیار ہو گیا - جب اس کے بیٹے نے کہدیا - عورتیں اپنے بچوں کو خود جنگ کے لئے عطر ملا کرتی تھیں - جنگ قادسیہ میں خنساء ایک مشہور شاعرہ عورت نے اپنے چار بیٹوں کو جمع کیا اور کہا کہ میں نے تمہارے باپ کے مال میں خیانت نہیں کی - میں نے تم کو اسی دن کے لئے پالا تھا تم تلوار لیکر میدان میں جاؤ وہ گئے اور شہید ہو گئے - اس نے اپنے چار بیٹے ذبح کئے - قربان کئے - مگر پھر بھی ابراہیم کو وہ درجہ حاصل ہوا جو اسکو نہیں ملا پس عمل کے ساتھ نیت بھی ہے - نبی کریم نے فرمایا کہ ابوبکر کا مرتبہ نماز وں سے نہیں بلکہ نمازیں تو اس سے زیادہ پڑھنے والے موجود ہیں - حضرت ابراہیم کی قربانی بظاہر چھوٹی معلوم ہوتی ہے مگر ظاہری چمک کے ساتھ باطنی چمک ہو تو اسکی شان بہت بڑھ جاتی ہے - اگر نقلی موتیوں کے ساتھ ایک اصلی موتی رکھو تو اگرچہ ان کی چمک بظاہر بہت ہے مگر اصلی کے اندر جو چمک ہے وہ ان سب کو ماند کردیگی اور پھر ہیرے کے اندر جو چمک اور ضو ہے وہ اسکی شان کو بڑھا رہی ہے - پس جس قدر تم کو قربانیاں کرنی پڑیں کرو - ملک - عزت - آبرو - مال - غرض جو کچھ بھی قربان کرنا پڑے کرو مگر ساتھ نیت خالص ہو - اگر نیت اعلیٰ ہوگی نتیجہ بھی اعلیٰ ہوگا - اور اگر نیت خالص نہ ہوگی نتیجہ بھی ویسا ہی ہوگا - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم - ابوبکر - عمر - عثمان - علی رضوان اللہ علیہم اجمعین سب نے کچھ چھوڑا مگر سب کو علیحدہ علیحدہ نتیجہ ملا - بہت نے مکہ چھوڑنے کے وقت کئی ہزار روپیہ چھوڑا مگر علی نے تو ایک پائی نہ چھوڑی - مگر وہ رہ گیا - اور نہ دوسرا نہ ہوا +

غرض نیت خالص ہو اور ایسا ہو جاوے جیسا کسی شاعر نے کہا ہے - ع - جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے - اسی طرح انسان کے ہر فعل و حرکت میں خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو اور ہر طرف وہ خدا تعالیٰ ہی کے جلال کو دیکھے تو پھر اسکے افعال میں وہ اخلاص کی روح پیدا ہو جائے گی جو خدا کے ہاں قبولیت کا درجہ حاصل کرتی ہے - پس تم ایسے ہی ہو جاؤ - اس کے بعد آپ نے دعا کی + (محمود احمد)

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم رضی عنہ کے ملفوظات

گناہ پر لیکچر

حضرت مخدوم الملۃ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ سلسلہ احمدیہ کے ان مشاہیر صحابہ میں سے ہیں جو سلسلہ کیلئے عظیم الشان قربانیاں کرنیوالے گذرے ہیں - اللہ تعالیٰ اس وحی میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوئی حضرت مخدوم الملۃ کا نام مسلمانوں کا لیڈر رکھا اور حضرت مسیح موعود نے آپ آکی وفات پر ایک نظم لکھی جو انکی لوح مزار ہے جس میں فرمایا - کے تو ان کردن شمار خوبیٔ عبدالکریم - اسی مولوی عبدالکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۵ اجون ۱۸۸۹ء کو بیعت کے پہلے سال میں گناہ پر ایک فلسفیانہ لیکچر دیا تھا جسمیں گناہ کی حقیقت - توبہ کا فلسفہ - کفارہ اور تناسخ کا ابطال نہایت لطیف طور پر کیا ہے - یہ لیکچر نایاب ہو گیا تھا میں نے جو حضرت ممدوح کے ادنےٰ خادموں میں سے ایک ہوں) بڑی محنت سے اسے مہیا کر کے نہایت عمدہ کاغذ پر چھپوایا ہے - حضرت مخدوم الملۃ سے محبت رکھنے والے احباب سے میرا خطاب ہے کہ وہ اس لیکچر کی کم از کم ۱۰ جلدیں خرید لیں اور دوسرے احباب کو مخدوم الملۃ کی ایک نشانی سمجھ کر ہدیۃً دیں - اس کے بعد یا اسی لیکچر کی آمد سے مولوی صاحب ممدوح کا دوسرا لیکچر موت پر جو پہلے شایع نہیں ہوا - شایع کیا جائیگا اور اسطرح میرا ارادہ ہے کہ مخدوم الملۃ کے ملفوظات شایع کر دیے جاویں - ایک جلد کی قیمت ۱؎ ہے - چار جلد وں سے کم باہر روانہ نہ ہونگی - اور صرف ۲۰۰ جلد ہی چھاپی گئی ہیں +

دفتر الحکم قادیان سے طلب کرو

سفرنامہ نیّر

نمبر ۲

بریلی۔ بریلی روہیلکھنڈ کماؤں ریلوے اور اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کا جنکشن ہے نینی تال جانے والے مسافروں کا گذر اس اسٹیشن پر سے ہوتا ہے یہ شہر اپنے پاگل خانے اور اپنے مولوی کے لئے مخصوص شہرت رکھتا ہے موخر الذکر اپنے عجیب وغریب فتاوی کے لئے ہندوستان وحجاز میں یکتائی کا تمغہ حاصل کرچکے ہیں احمدیوں کے ساتھ بات چیت کرنے مواکلت ومواشرت سے نکاح ٹوٹ جاتے ہیں چنانچہ آپ کے بعض مریدین کے نکاح دوبارہ پڑھے گئے

چونکہ خدا نے مجھے اپنی زندگی کا رفیق اسی شہر سے دیا ہے اور وہ بیٹی بھی اس شخص کی ہے جس کو مولوی احمد رضا خان کے فتوں کا نشانہ ہونا پڑا تھا۔ اور جس کے عیال کو احمدیت کے باعث وہ تکلیف اٹھانی پڑی تھی جس کا ذکر حضرت مختار شاہجہانپوری کے شعر میں اس طرح ہوا ہے؎

هم حسینی ہیں کہ بے قلت پانی ہمپر
وہ یزیدی ہے جو دیتا نہیں پانی ہمکو

اس لئے مجھے بریلی سے خاص تعلق ہے اور میرا دل ہمیشہ سے اس امر کا خواہاں رہا ہے کہ بریلی وہ پانی پی لے جو مسیح موعود لایا۔ اور اس نور سے منور ہو جاتی جو خدا نے اس وقت دنیا کے منور کرنے کیلئے بھیجا اور میری دلی خواہش رہی کہ بریلی کے لوگوں کو سنا دیا جاوے کہ قادیان میں آنے والا میرزا غلام احمد فرماتا ہے؎

میں وہ پانی ہوں کہ اترا آسمان سے وقت پر
میں ہوں وہ نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

غرض میں ۱۰ جون کو بریلی اترا۔ وہاں کے دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ مخالفت اب پہلے کی سی ہے۔ جماعت ترقی کر رہی ہے نئے احمدی خدا کے فضل سے خاص جوش رکھتے ہیں۔ برادر سراج الدین صاحب سوداگر چرم کے مکان پر مسائل دینی کے متعلق سلسلہ سوال جواب رہا۔ اور بروقت ملا اس میں حرف ۲ گفتگو کے ایک وجہ کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ ممکن ہے کہ کسی دوست کے لئے مفید ہو۔

سوال۔ نعمت اللہ ولی کا ایک قصیدہ ہے اکثر لوگ یہاں اسے پڑھتے اور ہمیں سناتے ہیں اس میں لکھا ہے کہ دو شخص احمد نام والے لوگوں کو گمراہ کرینگے۔ ایک تو سید احمد تھے۔ اور دوسرا وہ حضرت صاحب کو گمان کرتے ہیں یہ کیا بات ہے۔؟

جواب ایک قصیدہ چند سال سے کسی سرحدی ملا نے تصنیف کر کے حضرت نعمت اللہ ولی کی طرف منسوب کیا ہے اس کی زبان نئے زمانہ کی ہے اس کے نام اس زمانہ کے ہیں اس کا مصنف سلسلہ احمدیہ و سرکار برطانیہ کا دشمن معلوم ہوتا اور نصر اللہ خان حبیب اللہ والئے افغانستان سے خاص دشمنی رکھتا ہے۔ چنانچہ حکومت پنجاب نے اس قصیدہ کو ضبط کر لیا ہے۔

دراصل حضرت نعمت اللہ ولی کا قصیدہ صرف ایک ہے جسے حضرت اسمٰعیل شہید نے اپنی کتاب اربعین میں نقل کیا اور حضرت مسیح موعود نے اسے اپنے اوپر چسپان کیا ہے۔ چونکہ اس قصیدہ کے معتبر ہونے کی تصدیق مولینا اسمٰعیل شہید حضرت سید احمد بریلوی اور آپ کی جماعت کی طرف سے ہے اس لئے اس کے سوا اور تمام قصائد کسی اور شخص کی تصنیف سے ہیں نعمت اللہ ولی کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔

بریلی میں احمدیوں کے علاوہ ایک بزرگ قاضی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی اور انہوں نے حضرت مسیح موعود کے دعاوی کو بہت محبت و توجہ سے سنا۔ اللہ تعالیٰ ان کے قلب کو کھولدے اور جو امور ان کے اعلان میں روک ہیں انکو دور کر دے آمین۔ یہاں پر یہ لکھدینا بھی بے محل ہوگا کہ عزیزہ اہلیہ قاضی عبد اللہ نے بھی جو اپنے ماموں اور ممانی سے ملنے بریلی گئی تھیں مستورات میں نہایت مفید کام کیا اور بہت سی عورتیں جنکو قادیانی کافر کے نام سے مولوی صاحب کے مریدین نے ڈرا رکھا تھا مولوی صاحب کے جادو کی زد سے نکل گئیں اور احمدی خاتون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نامہ لنڈن

ایک اور نومسلمہ لیڈی

الحمد للہ دین متین اسلام اس ملک میں ہمارے معزز مشنریان حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور قاضی عبد اللہ صاحب کی کوششوں سے روز افزون ترقی کر رہا ہے۔ حال میں ایک معزز لیڈی جو ریڈنگ درک میں عہدہ کپتانی پر ممتاز ہو چکی ہے۔ اور ملک امریکہ کی سیاحت کر چکی ہے حضرت مفتی صاحب کے لیکچروں میں آیا کرتی تھی۔ تبلیغ سے موثر ہو کر انکے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئی۔ اس معزز لیڈی کا نام مس سپین ہے اسلامی نام حسینہ رکھا گیا۔ اللھم زد فزد والسلام۔

۹ جولائی ۱۹۱۸ء از لنڈن ۴ اسٹار اسٹریٹ

عبد الحی عرب مولوی فاضل

برادرم السلام علیکم یہاں سے جو ڈاک ہم نے ۲۵ جون کو روانہ کی تھی وہ راستہ میں غرق ہو گئی +

برادرم قاضی صاحب تا حال ماربنہ میں مصروف بہ تبلیغ ہیں صحت اچھی ہے۔ انکے متعدد لیکچر ہوئے ہیں بعض لوگوں کے ساتھ مباحثہ کا سلسلہ جاری ہے کئی لوگ مکان پر آتے ہیں اور اسلام کے متعلق حالات دریافت کرتے ہیں۔ ایک بڑے جلسہ میں جہاں بڑے بڑے لارڈ جمع تھے عاجز کو بہت عزت کی جگہ پلیٹ فارم پر دی گئی اور حاضرین نے جنکی تعداد ہزاروں تھی۔ میرے لئے مبارکباد کے چیرز دئے اس کا فوٹو لنڈن کے اخبار ڈیلی سکیچ میں چھپا ہے۔ جس کی اشاعت کئی لاکھ ہے۔ عاجز کام اور بخار سے چند روز علیل رہا۔ اب تھوڑی کھانسی اور سینہ میں درد ہے۔ دعاؤں سے امداد فرماویں۔ والسلام۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب اخبار الحکم۔ السلام علیکم۔ رپورٹ ذیل ۲۶ جون کو پوسٹ کی گئی تھی۔ مگر اب معلوم ہوا کہ وہ ڈاک ناہنجار دشمن نے غرق کر دی۔ اسواسطے دوبارہ ارسال خدمت ہے۔ براہ مہربانی درج اخبار کر کے مشکور فرماویں +

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

تبلیغ اسلام

اللہ تعالی نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور قاضی عبد اللہ صاحب مشنریان اسلام کی تقریر و تحریر میں عجیب تاثیر مرحمت فرمائی ہے۔ ہر ہفتہ میں کوئی نہ کوئی انگریز جنٹلمین یا لیڈی انکے مقدس کلمات سے اثر یافتہ ہو کر مذہب صلیب سے توبہ کر کے واحد خدا کے پرستار اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہونیوالے ہو جاتے ہیں۔ ہفتہ گذشتہ میں دو معزز لیڈیاں بنام امل جو سر و مس دی جو سرجہ ایک عرصہ سے لیکچروں میں شامل ہوتی تھیں حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئیں اسلامی نام لیلی اور فریدہ رکھے گئے۔ فالحمد للہ۔ اور ایک معزز لیڈی نے جسکو مسٹر سیال اور قاضی صاحب بھی تبلیغ کرتے ہیں اور جسکا نام مسز موڈلینگ ہے حضرت مفتی صاحب کی سعی تبلیغ سے تحریری تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منجانب اللہ نبی ہونے کی کر دی۔ اللھم زد فزد۔ حضرت مولوی فاضل عرب صاحب بھی حتی الوسع تبلیغ کا کام سرانجام دیتے رہتے ہیں۔ اور جناب قاضی صاحب نواح انگلستان میں تبلیغی دورے پر ہیں۔ اور بہت لوگوں کو اسلام پہنچا رہے ہیں۔ اور لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب کے لیکچر لنڈن میں ہر اتوار کو بہت بارونق ہوتے ہیں۔ ایک ماہ سے زائد ہوا ہے کہ لنڈن پر دشمن کے ہوائی جہازوں کا کوئی حملہ نہیں ہوا۔ فالحمد للہ۔ ۲۶ جون ۱۹۱۸ء

محمد صدیق انڈین ملازم ہوٹل نزد ویکا ڈلی۔

از شہر لنڈن

توبہ و استغفار

حضرت میر حامد شاہ صاحب قبلہ ان بزرگوں میں سے ایک ہیں۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بطور نمونہ اور اسوہ کے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جنکی زندگی کی ہر حرکت و سکون اپنے اندر تقوی و للّٰہیت کا ایک عملی سبق رکھتی ہے۔ جنکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ محبت و اخلاص ان ایام سے نصیب ہے۔ جبکہ وہ دنیا میں مسیح موعود کے نام سے مشہور نہ تھے۔ شاہ صاحب قبلہ کے کلام میں روحانیت اور جذب کی ایک خاص تاثیر ہوتی ہے۔ وہ کبھی نہیں لکھتے جب تک انکے قلب پر کوئی خاص کیفیت طاری نہ ہو۔ شاہ صاحب قبلہ الحکم سے ایک خاص انس رکھتے ہیں اور وہ اس لئے کہ اسے غلام شہر یار سمجھتے ہیں اسی محبت اور اخلاص کی وجہ سے آپ نے ایک نظم مندرجہ بالا عنوان پر بھیجی ہے جس کو میں الحکم میں بڑی عزت کے ساتھ درج کرتا ہوں۔ اور یقین رکھتا ہوں کہ احباب توبہ و استغفار کی حقیقت اور فلاسفی سے فائدہ اٹھائیں گے۔

(ایڈیٹر)

گناہوں سے ہوئے ہیں جو گرانبار / نہیں توبہ سے انکو چاہیے عار
ہے استغفار قانونِ الٰہی / خدا بخشیگا ان کو جو ہے غفار
صراطِ مستقیمِ حق پہ ہو لیں / رہِ کج پر نہ ہو پھر انکی رفتار
الگ ہو جائیں بد مجلسوں سے / رہیں در صحبتِ مردِ نکوکار
نہ توبہ کو بنا لیں ایک حیلہ / شکستِ عہدِ توبہ ہو نہ زنہار
جو تکلیف اسمیں آجائے اٹھا لیں / رہیں ثابت قدم بن کر وفادار
اگر توبہ پہ ہوگی استقامت / تو دل کی طاقتوں کا ہوگا اظہار
قویٰ خوابیدہ ہو جائینگے بیدار / دلِ غافل بھی ہو جائیگا ہشیار
گناہوں کے لئے توبہ ہے سیلاب / نہ ہو غمگین اے مردِ خطاکار
تو ہوگا غرق در عرقِ ندامت / نہ کر اس میں لحاظِ یار و اغیار
تو گر جا آکے درگاہِ خدا میں / معافی کا اسی سے ہو طلبگار
سہارا چھوڑ دے تو اپنے آن کا / خدا کے ماسوا سے تو ہو بیزار
نہ کام آئے تیرے کفارۂ غیر / صلیب اپنی اٹھا کاندھے پہ رکھ بار
تو اپنے آپ پر قربان ہو جا / تو اپنی جان کا ہو خود ہی غمخوار
تو چل اسپر جو قانونِ صحیح ہے / تو ہی اپنے کو کیوں کرتا ہے بیکار
تو طالب جس کا ہے غیروں کے در پر / وہ تیرے گھر میں ہے تیرا طلبگار
نہ بن نادان نہ کر نقصان اپنا / بنا قانون توبہ کو مددگار
خطا ہر بار گر ہوتی ہے تجھ سے / تو کر توبہ بھی تو اے مرد ہر بار
ندامت اور سر افگندگی سے / تو آکے گر جا پیشِ ربِ غفار
ملے گی اس سے توفیقِ الٰہی / نجات اس سے ملیگی آخرکار
گرہ میں باندھ لے اسبات کو تو / نہیں بیہودہ یہ حامد کی گفتار

ترجمۃ القرآن کا سترھواں پارہ

قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیری نوٹوں کا جو سلسلہ دفتر الحکم میں شروع کیا گیا تھا۔ اسمیں سترھویں پارے کے نوٹ اور ترجمہ بھی شایع ہو چکا ہے۔ خدا کے محض فضل و توفیق سے یہ سلسلہ جماعت میں مقبول ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے توقع ہے کہ سالانہ جلسہ تک اٹھارھواں پارہ بھی غالباً شایع ہو سکے سترھواں پارہ ۳؍ پر مل سکتا ہے۔ دفتر الحکم میں درخواست کرو۔

ایڈیٹر الحکم۔ قادیان

آداب مجلس

یا

تہذیب الاسلام

(نوشتہ شیخ محمود احمد ابن یعقوب)

اسلام ایک ایسا پاک مذہب ہے جس کا سرچشمہ سلام ہے اور اس کا نتیجہ بھی دار السلام ہے۔ اس کا تحفہ بھی سلام ہے۔ دنیا میں ہزاروں کی تعداد میں مذہب ہیں لیکن کوئی مذہب ایسا نہیں جس کا عرش فرش در و دیوار سلام ہی سلام ہوں۔ اسی تعلیم کے لئے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیا فرماتا ہے

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

کوئی تعلیم ایسی اعلیٰ تعلیم نہیں جیسی اسلام نے پیش کی ہے وہ خود تراشیدہ ہیں۔ اور یہ مخلوقات کے بنانے والی ہستی کی تجویز کردہ ہے۔

غور کرو۔ ایک چیز ایک نفس اپنے واسطے خود تجویز کرتا ہے۔ اور ایک چیز اس کا صانع دونوں میں سے کون بہتر تجویز کر سکتا ہے۔ وہ جو کہ بنانے والا ہے اور صانع ہے۔ یا خود وہ نفس اسلام نے ہر ایک چیز کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے چھوٹے چھوٹے اخلاق بھی سکھائے ہیں۔ ان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کہکر ساری تہذیب اور سارے اخلاق کے جامع انسان کو بطور کلید کے پیش کر دیا ہے۔ وہ تمام علوم وہ تمام اخلاق جو کہ انسان کو صانع حقیقی سکھلانے چاہتا ہے انکی مجسم تصویر قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے جہاں اسلام نے اور سب اخلاق سکھلائے ہیں۔ وہاں بڑی سادگی سے آداب مجلس بھی سکھائے ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ گاہ گاہ تہذیب الاسلام کے عنوان کے ماتحت اسلام کی تعلیم کو پیش کیا کروں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

ملاقات کا طریق ملاقات کا طریق اسلام ہمکو سکھاتا ہے چنانچہ فرمایا:۔

یا ایھا الذین امنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اھلھا ذلکم خیر لکم لعلکم تذکرون

فرمایا اے مومنو! تم کسی کے گھر میں بغیر اذن کے نہ جایا کرو۔ اور اذن کے حاصل کرنے کے بعد سلام کرو اس گھر کے رہنے والوں پر۔ تمہارے لئے اس حکم کے ماننے میں بہتری ہے یہ حکم بھلا دینے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ تم یاد رکھو۔ آج یورپ نے وزیٹ کارڈ ایجاد کئے ہیں لیکن اسلام آج سے تیرہ سو سال قبل تعلیم دیتا ہے کہ کسی گھر میں اجازت طلب کرنے کے بغیر مت جایا کرو۔ اور پھر دوسرے پہلے سلام کہہ لیا کرو۔

اس حکم میں بہت سے فائدے ہیں منجملہ انکے یہ بھی ہیں:۔

(۱) جو شخص غیر محرم لوگوں کے گھروں میں بلا اجازت داخل ہوتا ہے اگر کسی دن انکا نقصان ہو جاوے تو احتمال ہے کہ وہ شخص اسکا نام نے دے۔

(۲) ممکن ہے کہ اہل بیت اس وقت کسی ایسی حالت میں ہوں جو کہ غیر مرد شخص کیلئے کسی طرح سے اسکا دیکھنا جائز نہیں۔ اور وہ گنہگار کسی گھر میں بلا روک ٹوک جانے کے اس حکم کی نافرمانی ضروری ہوگی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم

یعنی ایماندار لوگوں کو یہ حکم دیدے کہ اپنی آنکھوں کو نیچے رکھا کریں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کیا کریں۔

قل للمومنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن اسی طرح جیسا کہ مردوں کو حکم دیا ہے۔ عورتوں کو فرمایا ہے۔ عورتوں کو کہہ دو کہ بھی اپنی آنکھیں نیچے رکھیں۔ اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر ایسا حصہ جس کے کھلے رکھنے کے بغیر چارہ نہ ہو اور خوب طور سے اپنے سینوں کو چادروں سے لپیٹ لیں اور اپنی زینت اپنے خاوندوں اور فلاں فلاں رشتہ داروں کے سوا کسی پر ظاہر نہ کریں پس یہ حکم جو ہے کہ اپنی آنکھ نیچے رکھو اور اپنی زینت ظاہر نہ کرو۔ اسکی مجھ

خلاف ورزی ہوگی -

(۴) ممکن ہو کہ ایسی بے تکلفی کسی کسی دن بے مزگی پیدا کر دے اسلئے وہ مبارک وجود جس کے لئے فرمایا ان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ فرماتا ہو کہ زر غبا تزدد حبا جب ہم کو یہ معلوم ہے کہ فلاں گھر میں داخل ہونے کے لئے اجازت کے حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی - اور ہم بغیر اجازت جا نہیں سکتے - ضروری بات ہو کہ ہم ویسی جلدی جلدی وہاں نہ جا سکیں جیسے کہ اس گھر میں جس میں داخل ہونیکے لئے کوئی شرط نہیں اور اس کا دروازہ ہمارے لئے ہر وقت کھلا ہو +

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اجازت لیکر جاؤ اور پھر کبھی کبھی جاؤ - کیونکہ اس طریق سے محبت بڑھتی ہو - غور کرو جو شخص ہر روز ریل پر سوار ہوتا ہے - اسکی طبیعت ملول ہو جاویگی - مگر جو کبھی کبھی سوار ہوتا ہو وہ مشتاق رہیگا - اسی طرح کوئی چیز جو گاہ گاہ آنکھ کے سامنے آتی ہو آنکھیں اسکے دیکھنے کو ترستی ہیں مگر جو شے ہر وقت آنکھ کے سامنے رہے آنکھ اسکے دیکھنے سے ملول ہو جاتی ہو - بس ملاقات کے لئے سب سے پہلے تین اصول بیان فرمائے کہ کسی کے گھر بغیر اذن کے داخل نہ ہو - جب داخل ہو تو پہلے سلام کرو - اور کبھی کبھی ملنے جاؤ - روز نہ چلے رہو +

سلام | سلام ایک ایسی چیز ہے جو کہ انسانی حالات کا نقشہ کھینچکر رکھ دیتا ہو وہ شخص جو کسی بری نیت سے کسی کے گھر والوں کے پاس جاتا ہو وہ کبھی شرح صدر سے نہیں سلام کہیگا - اور جو شخص خوشی کے ساتھ ملنے کے لئے جاتا ہو - وہ بے تابانہ طور پر سلام سلام پکار اٹھے گا - اسکے چہرے پر خوشی کے خاص آثار ظاہر ہونگے - جیسے حضرت ابراہیم کے پاس بشارت لیکر فرشتہ جاتا ہو تو اللہ تعالی اسکا ذکر یوں فرماتا ہو - ولقد جاءت رسلنا ابراھیم بالبشری قالوا سلاما - قال سلام - فما لبث ان جاء بعجل حنیذ - انہوں نے آتے ہی سلام کہا +

دوسرا امر جو یہاں سے ظاہر ہوتا ہو وہ یہ ہو کہ باہر سے آنے والا اگرچہ فرشتہ کیوں نہ ہو - مگر اسکا فرض ہو کہ پہلے وہ صاحب خانہ کو سلام کرے - یہ نہیں کہ وہ منتظر رہے کہ صاحب خانہ نکلکر اس کو سلام کہے - پس سلام ہم کو سکھاتا ہو کہ جب ہم کسی کے مکان پر جائیں تو خواہ ملک سیرت یا فرشتوں کی طرح بلند مرتبہ ہو - تو بھی سلام جانیوالے کو کرنا ہوگا -

سلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک میں ایک حدیث مسلم نے لکھی ہو - فرمایا :-

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ حدثنا ابو معاویۃ و وکیع عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا اولا ادلکم علی شیء اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم - مسلم -

آپ فرماتے ہیں کہ جب تک ایمان نہ لاؤ تم جنت میں داخل نہیں ہوسکتے اور جب تک تم آپس میں محبت نہ پیدا کرو تم ایماندار نہیں ہوسکتے پھر فرمایا میں ایک طریق بتاتا ہوں جو کہ محبت پیدا کرے اور وہ یہ ہو کہ سلام کو کثرت سے پھیلاؤ - الغرض مومن بننے کے لئے جو اسلام سکھاتا ہو وہ سلام ہے +

سلام اور بخاری بخاری اصح الکتب بعد کتاب اللہ سمجھی جاتی ہو - بخاری میں لکھا ہو :-

حدثنا عمرو بن خالد حدثنا اللیث عن یزید عن ابی الخیر عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما - ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام و تقرء السلام علی من عرفت و من لم تعرف +

کسی شخص نے حضور سے سوال کیا کون افضل ہو - آپ نے فرمایا کہ تو کھانا کھلائے اور سلام کو پھیلائے جس کو تو جانتا ہو یا نہیں جانتا +

الغرض بہت جگہ احادیث میں اس امر پر زور دیا ہو میں صرف ایک ایک حوالے پر ہی اکتفا کرتا ہوں +

سلام کا جواب | جبکہ آنے والا صاحب خانہ کو سلام کہے تو سلام

(155)

صاحب خانہ کی ذمہ داری کو بھی بڑھا دیتا ہو۔ چنانچہ فرمایا:۔
واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوھا جب تم کو کوئی تحفہ دیا جاوے تو تم اس کے بدلے اس سے بڑھکر تحفہ دو۔ یا بعینہ واپس کردو۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک واقعہ کا ذکر فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

حدثنا یحیی بن جعفر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ھمام عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلق اللہ ادم علی صورتہ طولہ ستون ذراعا فلما خلقہ قال اذھب فسلم علی اولئک النفر من الملائکۃ فاستمع ما یحیونک فانھا تحیتک وتحیۃ ذریتک فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یعنی ملائکہ کو جب حضرت آدم نے سلام علیکم کہا تو ملائکہ نے وعلیکم السلام کہتے ہوئے ورحمۃ اللہ کو زیادہ کردیا۔ یہی ہی حکم ہو فحیوا باحسن منہا کا۔ تو باقی یہ امر رہا کہ جب کسی کو ملنے کیلئے جاوے تو آواز دے یا نہ؟

کتنی آوازیں دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تین آوازیں دے اور اگر جواب نہ ملے تو واپس ہو جاؤ۔ چنانچہ فرمایا:۔
اذا استاذن احدکم ثلاثا فلم یوذن لہ فلیرجع۔

اگر کوئی نہ ہو یہ بھی بعض دفعات پیش آتا ہو کہ کمرہ کھلا ہو مگر اندر کوئی نظر نہیں آتا۔ یا آوازیں دینے پر بھی کوئی نہیں بولا تو قرآن حکیم فرماتا ہو۔
فان لم تجدوا فیھا احدا فلا تدخلوھا حتی یوذن لکم وان قیل لکم ارجعوا فارجعوا ھو ازکی لکم واللہ بما تعملون علیم
فرمایا اگر کوئی نہ ہو تو تم بھی مکان میں یا کمرے میں مت داخل ہو۔ اور اگر وہ کہدیں کہ اسوقت فرصت نہیں تو لوٹ آؤ۔ یہ ہی بہتر بات ہو۔
آج کل جب تک صاحب خانہ نکل نہ آوے اس وقت تک ملنے والے صاحب دروازہ نہیں چھوڑتے لیکن جو لوگ پہلے سے ملاقات کا وقت ٹھہرا رکھتے ہیں۔ انکو کوئی دشواری ہوتی ہی نہیں۔ اب جبکہ صاحبخانہ نے بلا بھی لیا کر بھی کھولدیا ہے

مصافحہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں آپ کے پاس علم سیکھنے کے لئے جاتا۔ آپ مصافحہ فرمایا کرتے۔ تو معلوم ہوا کہ مصافحہ کرنا ضروری ہو۔

میزبان اب جو شخص دوسرے شخص کے مکان پر گیا وہ اس کا مہمان ہوا اور مہمان کی عزت اسکا پر فرض ہو۔ آپ ہمیشہ اکرام ضیف فرمایا کرتے تھے۔ قرآن کریم ابوالانبیا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک واقعے کا ذکر کرکے ہمکو سبق دیتا ہی۔ فرمایا:۔
ولقد جاءت رسلنا ابراھیم بالبشری قالوا سلما قال سلم فما لبث ان جاء بعجل حنیذ۔ میزبان کا فرض ہو کہ مہمان کو یہ دریافت نہ کرے کہ آپ کچھ کھانا منگے یا نہیں۔ پانی لاؤں۔ شربت لاؤں۔ چاء لاؤں بلکہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح بغیر دریافت کرنے کے مہمان کے سامنے ما حضر رکھدے۔

مہمان کتنے دن رہے یہ صورت دونوں قسم کے لئے ہے اس کے لئے بھی جو کہ تھوڑی دیر کے بعد واپس جانے والا ہے اور اس کے لئے بھی جو کہ قیام کا ارادہ رکھتا ہو۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہو۔ کہ مہمان کو کتنے دن ٹھہرنا چاہئے ورنہ اس قسم کی خاطر مدارت میزبان کو جلدی تنگ کردیگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں
عن ابی شریح الکعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلثۃ ایام فما بعد ذالک فھو صدقۃ ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ فرمایا مہمان کی عزت کرو اور پرتکلف دعوت کا وقت ایک دن اور ایک رات ہے اور معمولی مہمانی تین دن رات۔ اس کے بعد صدقہ ہو۔
فرمایا کہ مہمان کو تین دن نہیں ٹھہرنا چاہئے۔
اللہ اللہ اسلام کیسا پاک مذہب ہے۔ کیسا انتظام قائم کیا ہی۔ مہمان اور میزبان دونوں کے لئے کیا احسن رستہ بتا دیا۔ اس راستے پر چل کر مہمان اور میزبان سکھ حاصل کرسکتا ہو۔

(باقی آئندہ)

پنجاب میں بچوں کی تمباکونوشی کی ممانعت

التماس تمام دنیا کے بڑے بڑے نامور اور شہرہ آفاق ڈاکٹر اور حکما متفق الرائے ہیں کہ تمباکو نہ صرف صحت کے لئے مضر ہے بلکہ طالب علموں کی ذہنی اور دماغی نشوونما کو روکتا ہے۔ آنکھوں کی بینائی اس کے استعمال سے روز بروز کم ہوجاتی ہے دل حلق اور پھیپھڑوں کی بہت سی بیماریاں لاحق ہوجاتی ہیں جن کی تشریح عدم گنجائش کی وجہ سے یہاں نہیں کی گئی۔ انگلستان۔ جاپان۔ فرانس۔ امریکہ وغیرہ تمام مہذب ممالک میں ایسے قوانین نافذ ہیں جن کے رو سے تمباکو کا استعمال نوعمر بچوں کے لئے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ امریکہ میں تو وہ طالب علم خارج کر دئے جاتے ہیں جو تمباکو نوش ہوں۔ ہمارے ملک میں ٹمپرنس سوسائیٹوں کی سالہا سال کی مسلسل کوششوں کے باوجود کم سن بچوں میں سگرٹ نوشی کی رو غضبناک سرعت کے ساتھ بڑھتی چلی گئی ہے ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی +

آخر کار اس مضر عادت کو روکنے کے لئے ہمدردان ملک کو مصلحتاً قانون ہی کا سہارا لینا پڑا چنانچہ خدائی امداد سے آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ صاحب کا پیش کردہ مسودہ پنجاب کی قانونی کونسل میں ۲۳ اپریل ۱۹۱۸ء کو پاس ہوا اور ایکٹ کی صورت میں از پیشگاہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب ۶ جون ۱۹۱۸ء کو اور جناب معلیٰ القاب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے ۲۵ جون ۱۹۱۸ء کو منظور ہو کر ۱۲ جولائی ۱۹۱۸ء کے پنجاب گورنمنٹ گزٹ میں مشتہر ہوا۔ جس کی رو سے تمباکو ہر ایک شکل و صورت میں بظاہر ۱۶ سال سے کم عمر بچوں کے ہاتھ خواہ وہ انکے اپنے استعمال کے لئے ہو یا نہ ہو فروخت کرنا قرار دیا گیا ہے بیچنا ہی نہیں بلکہ دینا یا دینے کا اقدام کرنا بھی داخل جرم ہے۔ ہر ایک شخص خواہ وہ دکاندار ہو یا کوئی اور بثبات جرم پر مستوجب سزائے جرمانہ ہوگا۔ مگر ان بچوں کے لئے کوئی جرم نہیں اور ان سے کسی قسم کا مواخذہ نہ ہوگا مفصل کیفیت کیلئے منظور شدہ بل بجنسہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اب تمام پنجاب میں ہر ایک شخص کا حق ہے کہ جب وہ کسی دکاندار یا کسی اور بالغ شخص کو کسی بظاہر ۱۶ سال سے کم عمر لڑکے کو تمباکو یا سیگرٹ وغیرہ بیچتے یا دیتے ہوئے دیکھے تو فوراً عدالت میں تحریری شکایت کرے۔ سرسری تحقیقات کے بعد ملزم سزایاب جرمانہ ہوگا۔ مگر اب تک پنجاب میں کسی شہر یا قصبہ یا گاؤں میں اس پر توجہ نہیں کی گئی۔ لہذا لاہور ٹمپرنس ایسوسی ایشن نے آخر جس طرح بل کو پاس کرانے کیلئے سر توڑ کوشش کی تھی اسی طرح اپنی طاقت کے مطابق اس کام کو جاری کرنے اور اس میں حتی المقدور آسانی اور سہولتیں پیدا کرنے کے لئے فی الحال یہ انتظام کیا ہے کہ جو شخص یہ شکایت کرنا چاہے وہ تاریخ اور وقت لکھکر بچے کے پاس بیچنے والے دکاندار یا دینے والے کا نام اور اس کا پورا پتہ اور اس بچے کا نام اور مکمل پتہ کوئی سے دو یا زیادہ موقع کے گواہ اور ان کا پورا پتہ درج کر کے نیچے اپنا دستخط اور پتہ صاف الفاظ میں لکھکر آنریری سیکرٹری لاہور ٹمپرنس ایسوسی ایشن کے نام بھیجدے یا ایسوسی ایشن کے دفتر واقع اندرون لوہاری دروازہ میں اس کے لیٹر بکس میں ڈالدے۔ یا دستی دیدے۔ ایسوسی ایشن ایسے استغاثے خود دائر کریگی۔ کورٹ فیس اور دیگر اخراجات تمام ایسوسی ایشن کی طرف سے کئے جائینگے۔ اس کام کو ملکی اور اخلاقی خدمت سمجھ کر پنڈت پیارے موہن صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر انارکلی لاہور نے اپنی بیش قیمت خدمات ایسوسی ایشن کو مفت پیش کی ہیں۔ تمام ایسے استغاثوں میں وہ مفت پیروی کرینگے۔ پنڈت صاحب ممدوح ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں +

اپیل آخر میں ہر نمبردار۔ ذیلدار۔ ہر منظور شدہ سکول یا کالج کا مدرس ہر ممبر میونسپل کمیٹی۔ ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ۔ ممبر کمیٹی رقبہ۔ ہر قانون پیشہ شخص۔ ہر رجسٹر شدہ طبابت پیشہ شخص یا ہر مجسٹریٹ سے مؤدبانہ

گزنداز پردرد الفاظ میں اپیل کیجاتی ہے۔ کہ وہ مہربانی کر کے اس قومی اخلاقی اور مذہبی فرض کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہوں۔ جو اس قانون کی دفعہ ۴ کے رو سے اُن پر عائد ہوتا ہے۔ آپ کو معتبر فرض شناس ملک و قوم کے بچوں کا سچا ہمدرد اور قومی لیڈر سمجھکر یہ حق قانوناً دیا گیا ہے کہ آپ بچوں کو شارع عام میں تمباکو نوشی نہ کرنے دیں۔ اور ایسے تمباکو سگرٹ وغیرہ لیکر تلف کر دیا کریں۔ اگرچہ تعلقہ داروں کا اختیار ہر ایک شخص کو ہے مگر چھین کر تلف کرنیکا اختیار سوائے آپ کے کسی اور کو نہیں دیا گیا۔ اس لئے تمام صوبہ کی آنکھیں قدرتاً آپ سب کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ آپ سب اپنا فرض ادا کر کے یہ عملی ثبوت دیں کہ ملک اس قابل ہے کہ اگر مہربان گورنمنٹ انکو کسی طرح کے حقوق تفویض کرے تو وہ ہر طرح اسکے اہل ہیں اور اس قابل ہیں کہ اپنا انتظام آپ کر سکیں۔ یہ پہلا مسودہ ہے جو پنجاب کی قانونی کونسل نے ایک غیر سرکاری ممبر کی تحریک پر پاس کر کے اسکا عملدرآمد عوام ہی کے سپرد کر دیا۔ اب یہ ہمارے اختیار میں ہے کہ ہم اپنی دلچسپی اور قابلیت کا ثبوت دیں تا یہی ایک مثال ہمیشہ ملک و قوم کو ذلیل و رسوا کرنے کے لئے کافی ہوگی لاہو میں بذریعہ منادی بخوبی اعلان کرا دیا گیا ہے۔ پنجاب میں ہر ایک ٹمپرنس ایسوسی ایشن۔ ہر ایک مذہب و ملت کی مذہبی مجلسوں۔ ہر ایک میونسپل کمیٹی۔ ڈسٹرکٹ بورڈ اور شہرہ رقبہ کی خاص توجہ مبذول کرائی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں اس قانون کی اچھی طرح تشہیر کریں۔ تمام سرکاری اور غیر سرکاری تعلیمی درسگاہوں کے افسروں اور اُنکے جملہ طلباء کی امداد کی سخت ضرورت ہے۔ و خصوصیت سے ہماری اپیل کو عملی جامہ پہنائیں۔ ع بر رسولاں بلاغ باشد و بس۔

ضروری اطلاع

جو صاحب براہ راست کسی جگہ سے تعلقہ داروں کو اطلاع دیں اور مہربانی سے اس کے نتیجہ سے اطلاع دیں اور تلف کرنیکی ہفتہ واری یا ماہواری رپورٹ بھیجیں تو ایسوسی ایشن اخبارات میں ماہواری رپورٹ شائع کریگی +

رقیمہ نیاز چراغ دین "روشن" آنریری سکرٹری ٹمپرنس ایسوسی ایشن

ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۹۱۸ء

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ پنجاب میں بچوں کو تمباکو نوشی کی ممانعت کر دیجائے اور ہرگاہ زیر دفعہ ۹۔ (۲) ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ء جناب معلّی القاب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری اس قانون کی تبدیلی کیلئے حاصل کر لی گئی جس پر ایکٹ ہذا کی دفعہ ۵ کا اثر پڑتا ہے۔ لہٰذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں :-

مختصر نام و وسعت نفاذ — دفعہ ۱ (۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ تمباکو نوشی نوعمر اشخاص کے نام سے موسوم کیا جائے +

(۲) یہ ایکٹ کل پنجاب پر نفاذ پذیر ہوگا +

تعریف — دفعہ ۲۔ ایکٹ ہذا میں "تمباکو" سے مراد ہر ایک قسم کا تمباکو ہے اور اسمیں بطور پینے کے قابل ہر ایک ایسا مرکب شامل ہے جس کو تمباکو کے بدل کے طور پر ظاہر کرنا مقصود ہو +

"شارع عام" سے مراد ایسی جگہ ہے جہاں پبلک کو موجود الوقت کیلئے آنے کی اجازت ہو خواہ کچھ ادا کر کے یا دیگر نہج پر اور اسمیں ریلوے سٹیشن اور ریلوے گاڑی بھی شامل ہے +

بچوں کے پاس تمباکو فروخت کرنے کی پاداش میں سزا — دفعہ ۳۔ جو شخص کسی ایسے بچے کے ہاتھ جو بظاہر ۱۶ سال سے کم عمر کا ہو کسی قسم کا تمباکو خواہ وہ اس کے ذاتی استعمال کیلئے ہو یا نہو فروخت کریگا یا اسکو دیگا یا اسکے ہاتھ فروخت کرنے یا اسکو دینے کا اقدام کریگا وہ کسی مجسٹریٹ کے روبرو اثبات جرم پر اول جرم کی صورت میں ایسی سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو دس روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور دوسرے جرم کی صورت میں ایسی سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو بیس روپیہ سے زیادہ نہو اور تیسرے جرم یا بعد کے جرم کی صورتمیں ایسی سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو پچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو +

دفعہ ۴۔ اگر کوئی لڑکا جو بظاہر سولہ سال کی عمر کا ہو کسی شارع عام میں تمباکو نوشی کرتا دیکھا جائے تو ہر ممبر یا ذیلدار ہر مدرس منظور شدہ سکول الحاق شدہ کالج ہر ممبر میونسپل کمیٹی ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ممبر نوٹیفائڈ ایریا قصبہ شہرہ۔ قانون پیشہ شخص وہ سپاہی رجسٹر شدہ جو باضابطہ پیشہ شخص۔ یا ہر مجسٹریٹ کیلئے جائز ہوگا کہ وہ ایسے تمباکو کو لیکر تلف کر دے +

سرسری اختیار سماعت — دفعہ ۵۔ بااختیار لوکل گورنمنٹ مجسٹریٹ کی کسی ایسے مجسٹریٹ درجہ دوم یا سوم کو جسے اختیارات حاصل ہوں تحت ایکٹ ہذا کسی جرم کے سرسری طور پر تجویز کرنیکا اختیار تفویض کرے +

۴۸ ہزار کا مطالبہ احمدی جماعت سے

زبذل مال درراہش کسے مفلس نے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ نے حال میں ایک ضروری تحریک ۴۸ ہزار کے مطالبہ کے لئے احباب کے پاس بھیجی ہے اس میں صراحت کے ساتھ سلسلہ کی موجودہ ضرورت پر جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ وہ قوم جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرچکی ہو اور جس نے اپنی عملی زندگی سے **تفویض و اطاعت** کا قابل ناز نمونہ مادہ پرستی کے اس دور عظیم میں دکھایا ہو۔ وہ قوم جو خدا تعالیٰ کی جماعت کہلاتی ہو اور اس عہد میں **اسلام** کو ملل عالم پر غالب کرنے کے لئے ذمہ دار قرار پاچکی ہو۔ اس کو جذبات آفرین الفاظ میں سلسلہ کی ضرورتوں پر توجہ دلانے کی مجھے ضرورت نہیں اسے صرف اس قدر لکھدینا بھی بس ہے کہ اس وقت سلسلہ کو تمہاری اس قدر **مالی قربانی** کی ضرورت ہے

قرآن مجید کے مطالعہ سے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں پر غور کرنے سے یہ صاف پتہ لگتا ہے کہ خدا کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے **اموال** خرچ کرنے والوں پر یوں کو بڑے بڑے انعامات ہوئے مگر ایک نفضل یہ بھی ہوا ہے کہ انہیں سے کبھی کوئی **نفاق** کی دق میں مبتلا نہیں ہوا۔ برخلاف اس کے سلسلہ حقہ کی ضروریات پر خرچ کرنے سے روکنا منافقوں کا شیوہ ہے۔ ایسی حالت میں کوئی روک مومن کے کسی گوشۂ خاطر میں نہیں آسکتی +

جیسا کہ محاسب صاحب نے اپنی تحریک میں ظاہر کیا ہے حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت پر سلسلہ کی ضروریات کیلئے آئے دن روپیہ کی مانگ بہت بڑا اثر ڈال رہی ہے اور بہت سے ضروری کاموں میں اس وجہ سے دیر ہو جاتی ہے۔ اسلئے یہ ۴۸ ہزار دسمبر سنہ ۱۹۱۵ء تک جماعت کو بہر حال پورا کردینا چاہئے۔ دو سو کے قریب انجمنیں ہیں اگر ہر ایک انجمن بالاوسط **تین سو** روپیہ دیدے تب بھی ساٹھ ہزار کی رقم جمع ہو سکتی ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ اگر بعض انجمنیں اتنا نہیں دے سکتی ہیں تو بعض ہزاروں بھی دے سکتی ہیں۔ اس لئے میں کوئی خاص تقسیم یا نسبت پیش نہیں کرتا بلکہ اس قدر ہی کہتا ہوں کہ یہ رقم ۴۸ ہزار پوری ہونی چاہئے۔ صدر انجمن کے جو صیغہ جات مقروض ہیں اور جس قرضہ کی مقدار ۲۲ ہزار کے قریب ہے وہ دن بدن قرضہ کے نیچے دبتے چلے جاتے ہیں۔ انہیں سے دو صیغے بجائے خود نہایت اہم ہیں۔ ایک **لنگر خانہ**۔ دوسرا مدرسہ احمدیہ۔ لنگر خانہ کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ حضرت **مسیح موعود علیہ السلام** اپنی زندگی میں باوجود اپنی **عدیم الفرصتی** کے اس کا انتظام اپنے ہی ہاتھ میں رکھا اور مدرسہ **احمدیہ** آپ کی یادگار کہلاتا ہے اور وہ اس طرح پر مقروض ہو۔ وہ قومیں جو اینٹ اور پتھر کی یادگاریں قائم کرتی ہیں وہ لاکھوں روپیہ انپر خرچ کردیتی ہیں۔ مگر خدا کے ایک برگزیدہ مامور و مرسل کی یادگار میں ایک **مدرسہ جاری** ہو اور مدرسہ بھی **دینی** جس سے **اسلام** کی عظمت و صداقت کے مبلغ اور واعظ پیدا کرنے مقصود ہوں۔ وہ اسطرح زیر بار ہوتا چلا جاوے۔ تو یہ کس قدر افسوس اور شرم کا مقام ہوگا +

آسودگی اور فارغ البالی میں خدا کی راہ میں دینا بھی بڑے ثواب کا موجب ہے لیکن جب کہ انسان خود تنگی اور تکلیف میں ہو وہ اگر اپنی ضرورتوں پر دینی ضرورتوں کو مقدم کرتا ہے تو اس سے بڑھکر **قربانی** خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والی چیز کیا ہوگی۔ اس وقت کچھ شک نہیں کہ دنیا ایک ابتلا میں پڑی ہوئی ہے۔ واقعات حاضرہ نے ملک میں ہر قسم کی ضروریات میں تنگی پیدا کردی ہے اور ایک قسم کا قحط عظیم طاری ہے لیکن یہی وہ وقت اور یہی وہ حالت ہے کہ خدا کی راہ میں ایک مٹھی جو کی احد پہاڑ کے برابر سونا دینے سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ یاد رکھو یہ انفاق **قبل الفتح** کا مصداق ہے۔ وقت آتا ہے اور وہ دور نہیں کہ تم دینا چاہو گے اور سلسلہ

مستغنی ہوگا پس ۲۲ ہزار روپیہ جو صدر انجمن کے مقروض صیغوں کے لئے بکار ہے اس کا بہت جلد فکر کرو +

اس سے بڑھکر وہ ضرورت ہے جو ۱۶ ہزار روپیہ کی **تبلیغ ولایت کے لئے ترقی اسلام کو ہے۔** یہاں کی ضرورتیں ہرچند وہ بھی پیچھے نہیں ڈالی جا سکتی ہیں۔ تاہم اس میں گنجایش ہوسکتی ہے کہ ان میں توقف ہوسکے مگر وہ جو ہزاروں میل کے فاصلے پر خدا کی راہ میں نکلے ہوئے ہیں اور ہر قسم کے خطرات میں کھڑے ہوئے خدا کا نام پہنچا رہے ہیں۔ انکی ضرورتوں کو ایک منٹ کے لئے بھی پیچھے نہیں ڈالا جا سکتا۔ محاسب صاحب نے تو ۱۶ ہزار کا اپیل کیا ہے میری رائے میں ۲۴ ہزار نقد ہر وقت موجود رہنا چاہئے پس کوشش کرو اور ایک مرتبہ انجمن کے صیغہ جات کو اس زیر باری سے نجات دو۔ اور آئندہ **مستقل چندوں** کو بڑھا کر اس حد تک لے آؤ کہ اس قسم کی اپیلیں نہ کرنی پڑیں۔ ۴۸ ہزار کا مطالبہ تو محاسب صاحب نے کیا ہے میں اس کے ساتھ ایک اور فوری ادا کرنے والی ضرورت کا اظہار بھی ابھی کرتا ہوں

سالانہ جلسہ کی ضرورت ہے

بجائے خود سالانہ جلسہ اس سلسلہ کی ایک عظیم الشان انسٹیٹیوشن ہے گذشتہ سال میں اس کا خرچ غالباً سات ہزار سے اوپر گیا ہے۔ یہ سال جو زیادہ گرانی اور مشکلات کا سال ہے اس سال خرچ کا اندازہ کسی صورت میں

دس ہزار سے کم نہیں ہوسکتا

یہ یاد رکھو کہ کسی شخص کے دل میں قحط سالی اور تنگی کی وجہ سے اس تقریب پر حاضر ہونے کے لئے قبض پیدا نہ ہو کیونکہ تنگی اور مشکلات کے خیال کی روک ایک شیطانی وسوسہ ہوتا ہے ابھی سے احباب طیاری کرتے رہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو پورا سال طیاری کے لئے ارشاد فرمایا تھا۔ گویا مومن سال بھر ہی جلسہ میں اسطرح پر شریک رہیں۔ ہرچند قحط ہے اور دوسری مختلف قسم کی تنگیاں اور گرانی اشیاء کا خوف ہے مگر اس موقعہ پر

گذشتہ تمام سالوں سے زیادہ اجتماع ہو

تا خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کی **عظمت** و شوکت کا اظہار ہو۔ اور محض خدا کے لئے اسکی راہ میں نکلنے والی جماعت کا طرز عمل دوسروں کے لئے **نشان میل** ہے۔ پس یہ تو ایک یقینی بات ہے کہ اس سال کا **اجتماع** تمام گذشتہ اجتماعوں سے بڑھکر ہوگا اور اسکے ساتھ ہی اخراجات کا بڑھ جانا بھی لازمی امر ہے اسلئے ناظمان جلسہ ابھی سے اس فکر میں ہیں جماعت آپ ہی **میزبان** ہے اور آپ ہی **مہمان**۔ جن لوگوں کو اپنے بھائیوں کی خدمت کی سعادت حاصل ہوتی ہے وہ خوش قسمت ہیں۔ غرض جلسہ کے اخراجات کے لئے **دس ہزار** کا جمع کرنا بھی اخیر اکتوبر ۱۹۱۸ء سے پہلے پہلے ضروری ہے تاکہ نومبر کے آخر تک تمام ضروری امور کا انصرام ہوسکے اس طرح پر یہ کل رقم ساٹھ ہزار کے قریب ہوتی ہے۔ جو آپ کو بہت جلد جمع کرنی چاہئے۔ ان ضروریات میں سے کوئی ایک بھی ایسی نہیں جو پیچھے ڈالی جا سکتی ہو پس خدا کی راہ میں اُٹھو اور اپنی جیبوں کو خالی کردو

تا وہ خدا کے فضل سے بھرپور ہوں

تمام رقوم محاسب صاحب صدر انجمن کے نام آنی چاہئیں۔ اور یہ تصریح ضرور کردینی چاہئے۔ کہ صدر انجمن اور ترقی اسلام اور جلسہ سالانہ کے لئے کس کس قدر ہے۔ توقف اور تعویق کا وقت نہیں

مبارک وہ جو اس صدا کو سنے

الحکم کے سرپرستان سے ایک غریب الوطن کی التجا

پیارے ناظرین الحکم شاید آپ صاحبان مجھکو جانتے ہوں گے میں ایڈیٹر الحکم کا چھوٹا بیٹا جو کہ آپ لوگوں کی الحکم بک ایجنسی سے خدمت کرتا تھا۔ اب محض گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کے لئے علاقہ عراق بغداد میں اپنی ڈیوٹی ادا کر رہا ہوں جب اتنی دور سے امید کرتا ہوں کہ ناظرین مجھکو دعاؤں میں ضرور یاد رکھینگے

آپ کا مخلص خادم شیخ محمد ابراہیم علی۔ احمدی۔ از بغداد